جلد ۴ | بمبئی ... شنبہ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۹ ر اکتوبر ۱۸۹۹ عیسوی | نمبر ۴۱

... کا ستارا چمکا

انگریزی اخبارات ترکی سلطنت
اوڑاتے اب ... [illegible]
... [illegible] گروہ خود
[illegible]

مقدمۂ مجلس

ذرا سی جان اور یہ طوفان

ٹرانسوال کی حکومت اگر ملکی و مالی حیثیت سے دیکھی جائے تو ہماری گورنمنٹ کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے چیل کے سامنے چڑیا مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمین ایسا کیا ... معلوم ہوا گیا ہے جو وہ ہماری گورنمنٹ کی ٹڈی دل فوج و جنگی تیاری سے نہ ڈر ... کر جیسا کہ میں نے پیشتر بھی ... کہا بلکہ بیچارہ دو چار ... بڑھ گئی ہے اوسکی دیدہ دلیری تو دیکھو کہ جھٹ پٹ فوج آراستہ کر کے ... میں لا ڈالی بلکہ حملہ کی بھی تیاری کر دی ہر چند ... اور ... سرحد ... ہمارے مستعد ... جنگ ... کر ... ہماری فوجی افسران بھی کان کھڑے کیے ... ایسی ہی قواعد دانی ... اوسکی فوج اور طریقہ جنگ دیکھ کر اونکی آنکھیں کھلیں پھر بھی نہ سمجھے ... کہ ہمارے سامنے ٹرانسوال کا وجود ہی کیا ہے اور واقعی بات بھی یہی ہے کہ کیا ... اور کیا ... کا شوربا مگر ... ایسا فوجی کرشمہ دکھلایا کہ ہماری گورنمنٹ بھی ... شہر پر ... ہوگی ... ہر ... گمان ... ہے۔

نہین مانا نہین مانا

ٹرانسوال کو خدا بھلا کرے کس خبط پر چڑھ بیٹھا تھا کہ وہ ہر ... پر سوار ہو کے ایسا ... بیٹھا اور اوسنے گورنمنٹ انگلشیہ کے ... شرکت و عظمت جاہ و جلال مالی حیثیت ۔ فوجی طاقت ۔ توپ بندوق ۔ تمام ... وغیرہ وغیرہ سبکو یا د ہوا ہی سمجھ لیا ۔ گورنمنٹ عالیہ جو نکہ عالی ظرف بلکہ اعلیٰ ظرف ہے اسلیئے اوس نے ٹرانسوال کی ... کی ... اور ... سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی کہ معاملہ اور ... طے ہو جائے تو اچھا ہے مگر یہان تو ایسی کچھ گڑ ... کی چڑھی ہوئی تھی کہ اوسنے گورنمنٹ کی ... کو ... کھیل سمجھا اوسنے سمجھ لیا کہ ہمیشہ سے اس گورنمنٹ کا یہی دستور رہا ہے ... کی آگے اور ... ملکے پیچھے اگر ذرا بھی ... بات کی آنکھ نیچی کر کے ... گیا ... کیطرح چھپ کے ... اسلیئے اسکو ... آنکھیں دکھا ... ٹرانسوال نے ہماری گورنمنٹ کے ہر سوال کا جواب بڑھ چڑھ کر دیا ... بات مین ... تک ... کر کے ... کی ہو تو آجاؤ میدان کیجو ...

ہائے لوٹ لیا

ٹرانسوال نے بھی سرحدی جھگڑے کا طریقہ اختیار کر لیا ۔ بھلا یہ کیونکر ... شان سلطنت ... کر ... جو نہ ... چڑھ گئی اور اسکا ... لیا ... اگر ہمتی ہو تو میدان کی ... ارنا ... کھانا مردوں کا کام ہے ۔ لوٹ مار تو ... کا کام ہے یا سرحدی ... کا ... ہماری گورنمنٹ تو ... دیکھو ... ہی ... کی ... میں ہو گئی ... تو ... پر ... جہاں ... شروع کر دی ۔ پہلے ہفتہ کی بڑی ... معتبر خبر ہے گورنمنٹ ... نے اپنی فوج کو ... ہزار ... بھیجا تھا ٹرانسوال کی فوج ... بھیجکر ... ٹرانسوال کی ... یہ پہلی ہی خبر ہے ... (یکجا) فلاں ... گرفتار ... ہماری بہادر فوج بھی ... کیا ... ایک کی ... چھین ... کے ... ہو کر ... بھی بہادر ... فوج مسلم الثبوت بہادر ... پھر ... ہاتھ ... لگے ... قابو ... نے ... سے ... گروہ قابو ...

یہ بھا بھاری ہے

بیچ کوکب سلطنت دست نگاری من
کوئی مشغول ہے اکسیر بروہ نگاری مین

ابعلت تو پہلے ہی تا ... ہے کہ ٹرنسوال کی غرض حاصل ازعلت نہین ہے کہ یونان کو ہماری گورنمنٹ نے اوجبار دبھا کے میدان مین کھڑا کر دیا تھا ایسے ہی اسکو بھی کوئی شے دیکر اسکا دل بڑھا رہا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ تحریک ہماری حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وحشمتہ کی ہے اور اعانت شہنشاہ جرمن کی اسکی کارروائی کیلئے مدت سے کوشین ہو رہی ہین۔ غالبا یہ کھچڑی اسوقت پکی تھی کہ جب شہنشاہ جرمن قسطنطنیہ گئے تھے۔ جرمنی مدد کا ثبوت ہے کہ ٹرانسوال کی فوجین کئی ہزار جرمنی بھی شریک ہائے گوکروہ لوگ بطور والنٹیر کے مدد کو کھڑے ہوگئے ہین مگر دراصل وہ جرمنی فوج ہے۔ اور اگر رعایا بھی ہو تو اب فوج ہونے کتنی دیر لگتی ہے۔ جرمنی اسموقع پر چوک جائے۔ تو اوس سے بڑھکر کوئی بیوقوف نہین۔ وہ تو گذشتہ سال سے تاک مین لگا ہوا تھا کہ کوئی موقعہ دو دو ہاتھ ہونیکا مل جائے تو اپنی بہادری دیکھی جائے۔ کیونکہ صاموا کے معاملہ مین ہماری بہادر گورنمنٹ نے اوس کے ایسا داغ لگایا ہے کہ وہ عمر بھر یاد کریگا۔ زور تو آپنے اوسوقت بھی بہت کچھ باندھا تھا جرمنی رعایا نے کئی روز تک خوب اوچھل کود کی۔ انگریزی عدالتون پر پتھرون کا مینھ برسا دیا۔ جرمنی سفیر نے بڑی مشکل سے اوس کے جوش کو دبادیا ورنہ اسیوقت جنگ کی ٹھہر جاتی۔ مگر بات ہلکی تھی سمجھے شاہ جرمن ہنے ٹال دیا مگر اب تو خیب نہین جو بیہ کھل کھیلے اس موقعہ پر حضور سلطان المعظم نے خوب ڈھنگ نکالا ایسے ٹرانسوال و ناتال مین جس قدر انگریزی سلطان ... ہی ... بھی ... ہنچنے سے پہلے ٹرانسوال نے اپنی رعایا کے حلقہ مین لے لیا۔ اور ایک جنگی جہاز بھی ... بھیجا۔ ڈیڑھ ہزار ترکی فوج نے ٹرانسوال سے باہر چھاونی ڈال رکھی ہے۔

جشن سالگرہ

ہو مبارک تجھے باشوکت و فر سالگرہ
تا قیامت یون ہی بڑھتی رہے ہر سال گرہ

۳۱ اگست ۱۸۹۹ء مطابق ربیع الثانی (۲۴) ۱۳۱۷ھ کو قسطنطنیہ اور تمام ممالک محروسہ ترکی مین حضور پرنور سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین غازی سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی مسند نشینی کی ۲۴ وین سالگرہ کا جشن بڑی دھوم دھام اور کروفر کے ساتھ ہوا۔ خدا کرے رہتی دنیا تک قایم رہے یہ مبارک جلسہ ہر سال اسیطرح ہوتا رہے آمین۔ اس جشن کے روز جو رونق اور دھوم دھام قسطنطنیہ مین تھی وہ کسیطرح حیز تحریر مین نہین آسکتی روشنی کی یہ کیفیت تھی کہ تمام ترکی رعایا کئی روز پیشتر سے اسکام کے انتظام مین ہمہ تن مصروف ہو کر جان لڑا کر کوشش کر رہی تھی سیکڑون بڑھئی کیلے اور ہتھوڑے ہاتھون مین لئے ہوئے سڑکون پر دوڑتے نظر آتے تھے۔ سڑکون اور گلیون کے ہر ایک بڑی روشنی کی بنا ایسی صنعت اور کاریگری کیساتھ بنائے گئے تھے کہ دیکھنے والیکی عقل گم ہو کر فخر دنگ ہو جاتے تھے ہر مکان کے دروازہ پر سلطانی جھنڈا لہراتا ہوا کہ جو بخوبی ... اشارہ کرتا کہ حضرت ... سلطانی عظمت و جلال کو مشرق اور مغرب مین پھیلا رہا تھا۔ ممالک غیر کے بادشاہون کی طرف سے مبارکبادی کے تار دنکا ڈھیر لگ گیا۔ اون بڑون کے علاوہ خدیو مصر شریف مکہ ... شاہ ... پرنس فریڈنینڈ مصر کے ترکی کمشنر غازی احمد مختار پاشا کی طرف سے مبارکبادی تار آئے۔ جوش و خروش کے ساتھ عیسائی رعایا نے بھی آسمانی باپ سے حضور پرنور کی ترقی دولت و اقبال کی بہت خلوص کیساتھ دعائین مانگین۔ تمام شہر فروزان چراغان سے غیرت وادی ایمن ہو رہا تھا۔ آتشبازی بھی کئی سال سے تو ... مہارت ... تھی۔ اسکے ... پانچ ... حکم ... ہو گیا تھا وہ ... آتشبازیان ... دشمنون کے چہرہ ... ہوا ... کبھی چھوٹی ... فرد فرد ... حشر بپا کر رہی تھین کو آسمان دکھایا۔ قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام اور تمام وزرا نے نہایت ادب ... مبارکباد دی۔

مینا بازار

کے متعلق

کیا عشق مین رسوا سر بازار ہوا کبھی لگا
اثر ... کیسا ہے جسکے خریدار ہو سب عشق دل ... دلی

۹ و ۱۰ اکتوبر (آج اور کل) کو کوہ شملہ پر بکنے کی بھی۔ بڑے سے بہت بڑا جلسہ مینا بازار کا بڑی دھوم دھام اور زیب و زینت انتظام کیساتھ ہے۔ بڑے بڑے شملیان اور گورنمنٹ کے عہدہ داران عالیشان کی معزز لیڈیان اس بازار مین بہت سجیدگی اور متانت کے ساتھ اپنے اپنے خریدارون کیلئے سودا فروخت کرینگی اور ہر طرف یہ بازار مشرقی طرز کا ہوگا یعنے عجائبات و نوادرات۔ رنگ برنگی لطف انگیزیان مین عدیم المثال ہوگا۔ جنابہ مسنر ... صاحبہ گلفروش اور جنابہ مسنر ... صاحبہ نقرئی برنجی و مسی سامان فروش جنابہ مسنر لارنس صاحبہ فرنیچر و زنانہ فروش۔ جنابہ مسنر ... صاحبہ کھلونے فروش و جنابہ مسنر ... صاحبہ قسم قسم کی مٹھائیان فروش و جنابہ ... صاحبہ ... فروش جنابہ مسنر ... صاحبہ ... سوئی کے کام کی چیزین فروش۔ جنابہ لیڈی ... صاحبہ رنگدار مچھلیون کا حوض فروش ہونگی۔ حوض کو تسکی ... نہ کرین جو نمکین ہونگے مگر نہین یہ حوض اسقدر بڑا نہوگا کہ خریدار خود مچھلیون کیطرح غوطے کھانے لگین۔ یہ تو ایک نہایت پرتکلف کانچ کا بنا ہوگا جسکو خریدار تو کیا خریدار کا فرشتہ بھی پیچھے تو جان و دل جھکر یہ سودا مول لے۔ بازار تو واقعی دیکھنے کی بات ہوگا مگر ہمیں سودا کون مول لے۔ ہان وہ منچلے لوگ جنکی جیبون مین پہلے ہی سے سودا بکا ہوا ہو ... کے ... دی ... کر جائین تو کر جائین کیونکہ کوئی معمولی حیثیت کا آدمی تو سرا بکا جمع جیبی دگنی ... بھی اس سودے کی خریداری کی استطاعت نہین پیدا کر سکتا۔ ہندی ... اور انگلستانی تصویرین ایسی ہین جنہین دیکھتے ہی سودا نقد ... خریدار ... ہو جائے سودا و ... مینا بازار مین ۲۵ روپیہ ڈاکٹر صاحب کی فیس کے بھی نذر کرنے پڑین۔ ... حکیم ... کا علاج بھی نہین کر سکتا خیر جیب ... کیا ... سر ... ہو گی تو ڈاکٹر صاحب بھی مناسب ... لگا۔

... حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو مبارکباد دی اور ... جشن ... بھی بسبب ... تیرہ ... موقع مین جلسہ ... جشن ... بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا کرتے ہین

عہد و پیمان بالائے طاق

مدتوں سے اگر کبھی مسلمانون کو اپنی شکستہ حالت کا خیال آجاتا ہے تو وہ بدقسمتی کی جان کو رو کر دہائی تہائی تو دینے لگ جاتے ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ اصلاح کی کوشش کریں۔ اصلاح ہو تو کیونکر اتفاق کے نام سے تو آگ لگتی ہے۔ سیکڑون ترمیم نیم خواہ مخواہ بجائے اتفاق مر گئے۔ ہزارون کو چیختے چیختے زبانیں سوکھ گئیں۔ خدا کے فرمان۔ رسول کے اقوال سنائے کہ اپنا بھلا چاہتے ہو تو اتفاق کی رسی دونون ہاتھون مضبوط پکڑو۔ سب آپس میں شیر و شکر کیطرح مل جل کر رہو جو کام کرو آپس کے مشورے سے۔ جو عہد کرو اوس پر قایم رہو۔ کیونکہ جس گروہ میں یہ صفت نہیں وہ مردہ ہیں مثل مشہور ہے کہ اگر چار آدمی بھی کسی کام میں شریک ہون گے تو وہ اپنی کارروائی کا سکہ جما یا جا ہینگے اور اگر کسی کے ارادے باندھے ہوئے دھڑون نے ملکر ہمیشہ ساتھ دینے کا عہد کر بھی لیا تو بس چار دن قایم رہیں گے۔ اور پھر اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ والا حساب کر دینگے۔ چنانچہ عرصہ ہوا کہ مجرہ محلہ کے مسلمانون نے بالاتفاق عہد کر لیا تھا کہ اپنے ہان شادی بیاہ میں ہرگز رنڈی بھڑوے ہیجڑے مخنث کسیکو نہ بلا ئینگے مگر اب سنا ہے کہ ایک بزرگوار نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ اپنے مکان میں بات بھو ہیجڑون سے تالیان پٹوائیں۔ اب کہیے اسکا کیا علاج یہان ترمیم خیال تھا کہ مجرہ محلہ کی نظیر پیش کر کے دوسرے محلہ والون کو بھی ترغیب دلائیں کہ وہ لوگ اپنی اپنی جماعتون میں اپنے اپنے محلون میں بھی انتظام کریں یعنے عورتون میں غیر محرم مردون یا ہیجڑون کو بلا بلا کر لغویات میں شریک نہ ہونے دیں یہان الٹا ہی حساب نکلا ہم سمجھتے تھے کہ اس معاہدہ پر حضرات قایم رہینگے کیونکہ اول تو مسجد میں بیٹھ کر یہ مشورہ کیا گیا تھا دوسرے سب صاحبون نے دستخط کر دیئے تھے خیال تھا اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم آئندہ نمبر میں مفصل لکھیں گے اور بند ہوگیا تو خیر۔

بندگی و سلام و تسلیمات

آپ ان تین قسم کے سلامون کو دیکھیں گے تو ضرور چونکیں گے مگر گھبرائیے نہیں ہم آپکا تعجب رفع کئے دیتے ہیں سنئے ایبٹ آباد جو نواح پنجاب میں ایک مقام ایبٹ صاحب کے نام سے آباد ہے وہان آجکل سلام کا سوال بڑی گرما گرمی سے چھڑا ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ دیسی یعنے کالا لوگ تو ایک مدت سے تختہ مشق صاحب بہادران ذی شان بنے ہوئے ہیں یہان ایک ذرا سا حق بھی آجائے یہ کیا ہے اور بات بات کو ٹھیلے کا بہانہ ہزارون قصور صاحب بہادر خیالی [illegible] ذرا ذرا سی باتون پر ... کالا آدمی ... صاحب بہادرون نے چھیڑ رکھا ہے کہ اصل فرمانبردار دیسی لوگ یعنے کالا آدمی ہے ... جب کسی یورپین جنٹلمین کے سامنے کوئی کالا آدمی گذرے تو جھک کے نہایت ادب کے ساتھ صاحب بہادر کو سلام کرے۔ چنانچہ جو بیچارہ دیسی کسی یورپین جنٹلمین کے اردگرد میں آ جاتا ہے وہ زبردستی اوس سے فراشی سلام دغواتے ہیں لہذا ہم نے بھی تین قسم کے سلام پیش کر دیئے کہ صاحب بہادر نخچو ان تینون میں سے جو پسند ہو شوق سے قبول فرمائیں یا بابا حدیث الکریم سے آنحضرت ... عام طور پر ... سلام ایک عمدہ چیز اخلاق میں سے ایک اچھی خصلت آپس میں محبت ... قرار پائی ہے چنانچہ اسکی قاعدہ بھی اپنے اپنے طور پر ہر مذہب میں جدا جدا مقرر ہیں ... سلام کر کے ... یہ کوئی قانون نہیں کر سکتا۔ ایبٹ آباد میں صاحب بہادر ان کو ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ جنون کسطرح عارض ہوگیا۔ بیگانے تو غرور اور نخوت کی شکل میں ... جبر نہیں لیا اگر ایسا ہی ہے تو مسلمان ... انتظام کریں کیونکہ یہ عارضہ بہت ... ہے کہیں ایسا ہو کہ یہ ہوا صاحب بہادر کے سر کو دم لیکر نکلے اور ... مرثیہ پڑھنا پڑے افسوس کہ دنیا سی سفر۔

ترکی سلطنت کا ستارا چمکا

اب کیا ہو ہاریا میدان۔ انگریزی اخبارات ترکی سلطنت کی نسبت بہت کچھ خشکیاں اڑاتے۔ اب جبکے دم بند ہو رہے ہیں۔ وہ اب بھی جھنجھلائیں تو بیجا نہیں۔ وہ خود ہی سمجھتے ہیں کہ کہیں آفتاب پر بھی خاک پڑی ہے۔ ہوا سے سب گئے۔ سلطان شریف کی جان کو صبر کرکے خاموش ہو بیٹھے۔ کیونکہ وہ بدبین حاسد اگرچہ ترکی سلطنت کا جانی دشمن تھا مگر درحقیقت وہی باعث ترقی ہوا۔ کیونکہ اوس نے قومی کھڑا کر دو روسکے یونان کو ابھارا اور ترکی فوج کی بنیاد تلوارین اجو قدرت سے میان میں پڑی پڑی ذرا زنگ آلود ہوگئی تھیں ہر کسی گردن پر صیقل کر دیں۔ جوش مردانگی کا قاعدہ ہے کہ جب ادھر کھڑا ہوتا ہے تو پھر کچھ کئے بنائے نہیں بیٹھتا۔ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و حشمتہ نے سوچا کہ صبر و تحمل کی بات ٹھیک بیٹھی نا کچا۔ دول یورپ نے اپنی حکومت کے زعم پر بہت کچھ سر او ٹھا رکھا ہے۔ اب ایک ایک کی خدمت کرکے بتلا دینا چاہیے۔ کہ اسلامی تلوار کی دھار اب بھی ویسی ہی تیز ہے جیسی کہ تیرہ سو برس پیشتر تھی۔ میان میں پڑے پڑے وہ دیکھنے میں ذرا ماند پڑگئی ہے۔ جوہر ذاتی میں کچھ کمی نہیں ہوگئی ہے۔

واقعی بات یہہ ہے کہ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و حشمتہ کے بیجا صبر و تحمل سے اسلام کے دشمن اور بہر منھ آنے لگے تھے۔ اب جو شمشیر بدست ہوکر انھون نے انگڑائی لی تو سب کے پیٹ میں کھلبلی پڑگئی کہ دیکھئے یہ زلزلہ کس طرف گرتا ہے۔

حضور سلطان المعظم کا مصمم ارادہ ہے کہ اپنے تمام مقبوضات جو دول یورپ کے ازنگہ میں چلے گئے ہیں یکے بعد دیگرے بزور شمشیر واپس لے لیں۔ انھون نے حلفاً زبان کیں فرنگی کے گرم کھلا دینگے کہ مرد واقعی اسکو کہتے ہیں۔

معرکہ آرائی

یہ ظرافت سے مملک طریک بیمعترضین صاحب کا اصرار تخمیناً نمبر وار اس کی چونکہ ضمنا مضمون نکلا آخر دونون کیا بہ ضرورت ہے دفتر ملاکر مضامین کا مرتب کیا جانیگا کیونکہ انجام بالکل بے تعصب ہین کسیکی کوئی لحاظ نہین کیجئے سنا بنا ہماری اس منصفانہ طریق سے آپ بھی خوش ہونگے دونون کے مضامین کا ہیر پھیر ہوگا کبھی وہ کبھی وہ۔

حمایت الشعراء

معزز نامہ نگار صاحب تسلیم ۔ پیسہ دہلوی نامہ نگار صاحب نے خدنگ نظر لکھنؤ کے خلاف مضامین شائع کرانیکا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تقریباً اپنی عمر وقف کردی ہے یہ اختلاف کیلئے دو چار سطرین کافی ہوتی ہین ذ اسقدر طول اُل کہ ناظرین کا دماغ پراگندہ ہوجاتا ہے ۔ اس سے پہلے کہ مضمون نگار صاحب کی منصفانہ ریویو کی قلعی کھولی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خدنگ نظر کی واقعی حالت درج کرکے ناظرین اخبار کو واقف کرون کہ خدنگ نظر جیسے گلدستہ ہے جس شاندار گلدستے کا آمد و رفت دیکھ رہا ہون جب اسکی نشوونما کا ابتدائی زمانہ تھا اور ملک مین ہر طرح گلدستون کی گھڑ دوڑ ہو رہی تھی ۔ ہر گلدستہ غیر معمولی لفاظی اور رونق انتظامی کے ساتھ شائع ہوکر چاہتا تھا کہ ہم معاصرین سب سے آگے نکل جائین مگر خدنگ نظر مین وہ برق رفتار کوشش تھی کہ بہر دو گلدستہ کوئی اسکی گرد بھی نہ پاسکا بلکہ زیادہ سے زیادہ گلدستے عالم یاس مین داعی اجل کو لبیک کہکر ہماری نظر سے غائب ہوگئے اور خدنگ نظر آجتک اسی آن بان سے شائع ہوتا ہے ۔ اگر میرا خیال کوئی غلطی نہین کرتا تو مین کہہ سکتا ہون کہ گلدستون نے جسقدر ریویو اخبارون مین لکھے ہوئے اگر اونکا موازنہ کیا جائیگا تو خدنگ کا نمبر یقینی سب سے اول ہوگا ۔ یہ فن انکے تحت سخن اور ہمہ دانی اور شہرت اعلیٰ قابلیت کا ثمرہ ہے ۔ جہان تک مین خیال کرتا ہون خدنگ نظر مختلف الخیال جمہور کا انتخاب بے نظیر گلدستہ ہے ۔ اسمین ہر طبقے کا کلام ہر قسم کا مذاق اس خوش اسلوبی سے پہلو بہ پہلو نظر آتا ہے کہ بادی النظر مین بہتر کی بے تعصب طبیعت نے اسکو ہر عزیز بنالی ہین جسقدر کوشش و محنت کو امائی اسکا نتیجہ صرف اسی سے چل سکتا ہے کہ اس گلدستے مین شعراء دہلی اور لکھنؤ کا کلام اکثر پایا جاتا ہے اسیطرح اور حصہ ملک کا بھی مجھے یاد نہین کہ ہندوستان مین کوئی ایسا نامور شاعر باقی رہگیا ہو جسکا تازہ کلام خدنگ نظر کے صفحون پر اپنی بہار نہ دکھا چکا ہو۔ بحیثیت مذکرہ بالا کون ایسا ہٹ دہرم ہوگا جو خدنگ نظر کے خلاف ایک سطر لکھنے کی بھی کوشش کریگا مگر شاباش نامہ نگار صاحب ممدوح کو کہ ذاتی تعصب کے جوش مین اپنی حماقت کو آپ مشتہر کرنے پر آمادہ ہوگئے منصفانہ ریویو کی شان یہ نہین کہ اپنی عیب جو طبیعت کے موافق چیدہ چیدہ اشعار مین بیجا نکالا جائے اور بے مثل ولاجواب اشعار کی تعریف سے بالکل چشم پوشی اختیار کیجائے ۔ شاید نامہ نگار صاحب نے اپنے انصاف کی یہی شان رکھی ہو کہ جس طرح اور جسقدر ممکن ہو انصاف کے گلے پر کند چھری پھیر دیجائے ۔ حرص شہرت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے ۔ بدنام بھی ہم ہونگے تو کیا نام نہوگا ۔ اس تمہید کے بعد مین عالی ظرف ناظرین پیسہ اخبار کو نامہ نگار صاحب کی ان غلط فہمیون کیطرف متوجہ کرتا ہون جنسے مستفیض ہونیکے لئے وہ مضطر کئے گئے ہین ۔

تحسین ناشناس کا مانگتے ہین شکوہ سنج
نفرین ناشناس کا ہم کیا گلہ کرین

(خدنگ نظر نمبر ۹ جلد ۳) جناب احسان شاہجہانپوری کیف افزا کوئی مثل نگہ یار تھا ۔ فراہوش مین وہ بھی جو قدح خوار تھا
اسمطلع پر علی التواتر کئی اعتراض جمائے گئے ہین ۔ پہلے (کیف افزا) کا زمانہ یا موقع محل (موقع محل صحیح ہے) زبان پر نہ آئی رنگینی ہے ۔ ہم نہین سمجھتے کہ جب کیف افزا کی زمانہ خاص (ماضی بعید) کی پابند ہے تو ہر جگہ زمانہ یا موقع و محل کو جتلانا کیا ضرور ہے ۔ معترض صاحب کا یہ خیال ہے کہ شاعر کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ کل یا برسوں یا سال گذشتہ مین (کیف افزا) کوئی ساتھ تھا تو یہ فہمی کہ ایسی سمجھ عقل سے کبھی سابقہ نہ پڑے لیے ۔ اگر ذرا غور آپ فرماتے ہین کہ مطلع کے شوقین کیف افزا کی رعایت کا بہی خیال نہ آیا سبحان اللہ کیا سخن فہمی ہے ! جب نگہ یار کو کیف افزا پہلے ہی بتادیا تو لفظی رعایت (نگہ مست) فصاحت کی دنیا ڈوب جاتی ہے ۔ حضرت کچھ دنون فن شعر حاصل کیجئے پھر ایسے بیہودہ اعتراضات خود ہی کیجئے گا ! ورنہ آگے چل کر آپکا دماغ بالکل ہی چل گیا ۔ آپنے کیف افزا کے لغوی معنے (کیف زیادہ کرنے والا) بتا نہین اپنی ساری استعداد کا خاتمہ کردیا ہے ۔ اور اسپر طرہ یہ کہ بحث ہے کہ (کیف افزا) تو میخوارون ہی کیلئے اثر رکھتا ہے ۔ جو قدح خوار ہے اوسکو اس لفظ سے کچھ فائدہ نہین پہنچ سکتا کسی شے پر زیادتی کا استعمال اوسی وقت ہو سکتا ہے جب اوسکی قلت کا وجود ہو جب قلت ہی نہین تو کثرت کیسی ۔
گستاخی معاف ! آپکا خیال تو گلدستے کی بھٹی سے آگے بڑھ ہی نہین سکتا آپ نکات فن سے کیونکر واقف ہوسکتے ہین ۔ شاعر کے کیف سے کیف عشق مراد لی ہے نہ کہ نشۂ شراب ۔ مطلب یہ کہ نگاہ یار کی نگاوٹ سے مست (عاشق بیخود) اور غیر مست (زاہدان خشک) نشۂ عشق مین خود فراموش ہوگئے ۔ یعنے جو عشق کی لذت سے ناآگاہ تھا وہ بھی اسیطرح بیخود ہوگیا جسطرح عاشق ۔
قلت وکثرت کا مسئلہ اس سے حل ہوجائیگا کہ معشوق حقیقی مین ہر قسم کی قدرت ہے اس مطلع مین (کیف زا) اور کیف افزا دونون لفظون کی ضرورت تھی ۔ مگر فصاحت کا قاعدہ یہی چاہتا ہے کہ دونون مین جو زیادہ فصیح اور بامحاورہ لفظ ہو وہی لے لیا جائے ادنیٰ مناسبت استعارہ کو کافی ہے ۔ اب آپ یہ ثابت کریں کہ کیف افزا زیادہ فصیح ہے یا کیف زا ۔ جب کو چۂ یار سر پر آپکے سلامت گذر گیا ۔ خیر گذر ہی گیا فتنہ کی بیداری تھا ۔ اس شعر کی معنی فہمی کا ستیاناس اس شبہ پر مصرع ہوگیا گیا ہو رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گذشت سچ ہے کہ جب سخن فہمی کا مادہ نہین ہوتا تو دور کے مضامین حل کرنے مین انسان ایسی ہی ٹھوکریں کھاتا ہے جیسی کہ معترض صاحب اس شعر مین کھائی ہین ۔ شاعر کہتا ہے کہ کوچۂ یار کے فتنے جان لیوا تھے مگر خیر گذری کہ کوئی بیدار نہ تھا ورنہ گھر تک سلامت آنا محال ہو جاتا ۔ آپ سمجھ گئے کہ عاشق سے جان بچ گئے ہین ورنہ سلامتی کے طالب نہ تھے آپکی سخن فہمی اور شاعری دونون کو خدا ہی سمجھے اور ملک کے اس غلط فہمی سے بچائے (باقی آئندہ) بقلم نالق سیف زبان لکھنوی

پردہ کے متعلق دو دو باتیں

بھیا پنچ ۔ سلام نیاز کو ۔ آداب بندگی کے بجائے مجھ کمبخت سے کھنچکر چلیں تسلیم میں بجا لاتا ہوں ۔ آنکھیں بند کر کے کان ادھر کیجئے ۔ بعض مستورات بھی عجب چار دیواری دھر گنہگار ہوتی ہیں ۔ یقیناً بیچارے ان پڑھ جاہل تو خیر وہ انکی چکنی چپڑی باتوں کے شکار ہو کر ان میں ہاں ملا دیتی ہوں گے مگر آپ جانیں لکل فرعون موسیٰ جہاں عورتیں زمین کے قلابے آسمان سے ملاتی ہیں وہاں مردبھی یقینا آسمان زیر قدم کہتے ہیں ۔ چنانچہ کل ہی کا ذکر ہے کہ ایک بیگموں سے ابد ماید ولت سے مڈبھیڑ ہو گئی اور جو جو مزہ کی باتیں پردہ غیب سے منصہ شہود پر آئیں بلفظہ حوالہ قلم ہے ۔ خدا کی سون مردوں نے چار دیواری میں قید رکھ رکھ ہماری بہت بگاڑ دی ۔ نگوڑی عورتیں کیا ہیں ۔ اچھا صاحب مردوں کیلئے تختہ مشق ادھر سے آئے ۔ دو چار باتیں سنائیں ادھر سے آئے تاکہ بجلی چڑھا ایک جھماکا رسید کیا ۔ میں کہتی ہوں آخر عورتیں مردوں سے کس بات میں کم ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ پاؤں میں پاؤں میں تو ضرور کچھ کم ہے عقل میں فہم میں جو ہوں بیطرح مونڈی کاٹے مردوں کی ہوسبازیوں کا شکار بنی ہیں ۔ خصوصاً ہندوستان میں تو اور بھی پردہ کی رسم نے انکی جان ضیق میں رکھ چھوڑی ہے اور سچ تو یوں ہے مردوں ہی کی کجفہمی اور نا سمجھی نے یہ سب گونی چھوڑ رکھی ہیں ۔ دیکھو اللہ میاں نے بھی تو قرآن میں صاف صاف کہدیا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۔ اور رسول مقبول کے زمانہ میں بھی تو آخر عورتیں سودا سلف کو نکلتی تھیں یا نگوڑی انگریزی ہی میں بے پردہ خانم نکل پڑی ہیں اے ہاں فرنگنیں بھی تو آخر ہماری ہی جیسی انسان ہیں ۔ انکے مرد انپر جبر نہیں کرتے ۔ مزے میں شوق سے ادھر ادھر دندناتی پھرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہم سے زیادہ چالاک جو بنیں بھی جتنی میں ستلا دیتیں بار بار کے بھی ہو جاتے ہیں اور بیہودہ کیسے کراتے مجھوں موجود ۔ ایکبار میں کہ بیٹھی ہی زبیچگی میں مستری بجتری بڑھیا کیطرح جھونٹو ں جالنے لگتی ہیں جلے تو کیا خوب فرنگنوں کی ہوا تو نہیں لگی جو گلہری یوں رنگ لائی شہر کیوں صاحب ۔ اگر عورتیں مردوں کے برابر ہیں تو اللہ میاں نے ایک مرد کی شہادت کی جادر عورتوں کی شہادت کیوں رکھی ۔ اور ہادی برحق نے "ہن ناقصات العقل والدین" کنکے کی چوٹ کہکر کیوں ہدایت فرمائی اور ارشاد لا یبدین زینتہن الا لبعولتہن (نہ ظاہر کریں زینتیں اپنی مگر واسطے شوہروں کے) مردوں ہی کی شان میں اتری ہے اور شاید مردوں ہی کیلئے یہ حکم ہوتا ہے "لا یضربن بارجلہن لیعلم ما یخفین من زینتہن" (نہ مار کر چلیں اپنے پیروں کو تاکہ ظاہر ہوں وہ زینتیں جو چھپاتی ہیں) کیوں منہ میں گھنگنیاں کیوں لیلیں ۔ کچھ کہو نا ۔ وہی مثال ہے ۔ پڑھے پڑھے ہوئے پتھر لکھے ہلکے چور رستے پڑا لکھا گیا ۔ گئی تھی بیلنے گھر آئی خصم کو سعد ان ہو رہی ہو ۔ اور ہاں ترمذی شریف میں تم نے ام سلمہ کی حدیث نہیں پڑھی ہے کہ ایک روز ام سلمہ اور میمونہ دونوں خدمت تھیں ۔ اتفاق سے ابن ام مکتوم (جو ایک نابینا صحابی تھے) اسطرف کو نکل آئے تو آپنے فرمایا اندر ہو تو ام سلمہ نے کہا کیا وہ اندھے نہیں ہیں تو آپنے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو ۔ اور کچھ خبر بھی ہے بھیڑ بکریوں کیطرح باہر پھرنے والیوں کی رسول مقبول نے کیسی مثال دی ہے ۔ آپ فرماتے ہیں مثل الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اہلہا کمثل ظلمۃ یوم القیامۃ لا نور فیہا (غیر مردوں کیسامنے سنگار کرکے چلنے والی عورتیں کیسی ہیں جیسے تاریکی روز حشر کی کہ نہ ہوگا نور اسمیں) اللہم لا تجعل المسلمات منہا آمین فامین ۔ جب عورتیں علی الاطلاق بازاروں میں سودا سلف خریدیں گی تو لامحالہ ہاتھ پاؤں منہ جو عین زینت کی جگہ ہے دکھلائی ہی دیگا ۔ پھر بھلا کہئے خواہشات نفسانی انسان کو کیسے معطل رہنے دینگے ۔ خصوصاً وہ حالت میں (بموجب حدیث نبوی صلعم ان المرأۃ اذا اقبلت اقبلت فی صورۃ الشیطان اکر عورت خود شیطان کی صورت میں متمثل ہو کر نکلتی ہے پھر ہرگز ہرگز خیالات مزخرفہ سے باز نہیں رہنے دینگے ۔ درمیان جو فرنگنوں کا ذکر کیا ہے تو صاحب یہ تو عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتی ہیں ۔ مزے میں شوق سے یاروں کے ساتھ میاں کے سامنے گلچھرے اڑاتی ہیں ۔ ممکن ہی نہیں کہ وہ بیچارے تو کچھ چوں بھی کرے لاحول ولا قوۃ ۔ علاوہ اسکے ہماری شریعت بھی تو انکی مخالفت وضعاً و قطعاً کا حکم کرتی ہے ۔ من تشبہ بقوم فہو منہم ہمیں کیا غرض ہے کہ اپنے پاک دین اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں ۔ واقعی ہی اگر عورتوں کے ناک ہو تو سیج بچ تو کھا لیں ۔ گم صم چپ چاپ ۔ صدائی برنخاست ۔ واہ یار واہ آپ بھی عجیب عجائب المخلوقات ہیں ۔ چپکے کیوں ہو رہے ۔ ہاں پھر کہتے کیوں نہیں کیا ہوا ۔ کیوں کیا ابدولت کے دشمنوں کو عجائب خانہ میں بند کرنا ہے جو خواہ مخواہ بھی آپ عجائب المخلوقات بنا رہے ہیں ۔ چلئے دکھ بھیجے آپ نے نام نہ لینا ۔ اچھا آپ عجائب المخلوقات نہیں اشرف المخلوقات سہی ۔ ہاں پھر کیا ہوا ۔ ہوا کیا اتنے میں بڑبڑ بڑبڑ کرتی ہوئی بی برسات آئیں اور آنکھ اٹھا دیا ۔ آنکھ کھل گئی ۔ دیکھا تو ابر محیط آسمان پر انگریز دن کی حکومت کیطرح چھایا ہے ۔ قریب ہے کہ برسے ۔ ابدولت ہکا بکا منتشر ہو رہا بستر اٹھا ایک مکان کے کونے میں دبک کر بیٹھ گئے اور چھما چھم موسلادھار مینہ برسنے لگا ۔

۱۲ قسم

انظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال

بقلم دندان شکن شیر بیشہ سخن مرضوباجہاز

کریما مختصر امساک بارش

کریما ببخشائے بر حال ما ۔ ہے امساک بارش سے اب یہ دعا
کہ ہستم اسیر کمند ہوا ۔ دعا کرتے شرماتا ہوں اے خدا
نداریم غیر از تو فریاد رس ۔ کسیکا نہیں آسی چلتا ہے بس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس ۔ یہاں اب تو مرنے لگے خود دس
نگہدار ما را ز راہ خطا ۔ عمل کی خرابی کی گر ہے سزا
خطا در گذار و صوابم نما ۔ یہ بندے گنہگار ہیں سب خدا
زبان تا بود در دہان جا گیر ۔ یہ کہتے ہیں اب تو صغیر و کبیر
ثنای محمد بود دلپذیر ۔ کہ اس حال میں ہو وہی دستگیر
حبیب خدا اشرف انبیا ۔ ہمارا پیمبر جو ہے پیشوا

اسکا علاج اب نہ کر بلا سے | گر عشق ہجر کے بس بجز دیکھا
یہاں تک بڑھا ہے معاملہ | گر گذشت از قصر نیلی رواق
مجھے فقط اسلئے [illegible] گذشت | ہمیں حال عمر عزیزت گذشت
اگرچہ خوابی ز عہد گذشتہ | مراجع تو از حال طفلی گذشت
ہم پانچ اور برس ساختی | بیا لشکر از مردم بے دانشی
تو دو چار دن کا ہے کام بچا | مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
گھنٹا اب لگی ہے سیل و نہار | مباش ایمن از بازی روزگار
وہی آجکل سب ہے مقدم | کہ برکہ بنہاد خوان کرم

راقم سید خلیل الرحمن تخلص نیس از ٹونک

تریاک آباد کا کیبنٹ کونسل

مولانا فلان قند المعروف بہ تمہی بہادر بابا مرتی دام الملک [illegible] یمنی پیچ بہار دوام اور غضب دل تسلیم پابند فرق اقدس پر پنجہ مضمون گردن مبارک میں بیٹھا ہوں گردن جھکا کر [illegible] اللہ جو جانتا کہ وہ خواب گراں کہ [illegible] کوئی جاگتے یا سوتے ہیں کہ دفعتن پہنچے جوان سر [illegible] نظر آئے پنچ تشریف میں ایک شاہ نامان خداوند [illegible] مکاشفہ میں [illegible] پر وہ نور تھا جو [illegible] چہرہ پر ہوا پر [illegible] کا فقرہ کا سامنا [illegible] در دو زار رو تخیف رو [illegible] کی غرض سے [illegible] جماعت کے دوسری نہیں ہو سکتی گرادی [illegible] کتاب [illegible] بعقرب حیات موت کی خبر [illegible] نے تیار کیا [illegible] اس ہی [illegible] میں تھا کہ ایک گروہ سے آور [illegible] جنگل لڑائی جھگڑا کی خبر تھا [illegible] آسمان لاکھ [illegible] اخبار میں [illegible] اتنی بڑی دنیا [illegible] میں بھیڑی بھوں لیتے گھروں [illegible] دن رات [illegible] سے نکلتے ہیں ہاں دن [illegible] ہو یا سر [illegible] یا لنگوٹ بند فقیروں پر چلتیں ہیں کھیلنے لگے [illegible] نہیں شہروں میں چہرہ [illegible] نہیں ہے [illegible] کے دانت بھی [illegible] ٹرانسوال ہے اور برطانیہ کلان سرخ علی جاتی ہے وہ [illegible] نام ہے کسی جنگلی جانور یا بہت کا نام تو نہیں ہے آجتک ایسا [illegible] نام سننے میں نہیں آیا ٹرانسوال کمبخت ہمارے بادشاہ سے کیا مقابلہ کریگا [illegible] زبان نکل جائیگی ابھی [illegible] ٹرانسوال کسی بادشاہ کا نام نہیں ہے افریقہ کی ایک

خطہ کا نام ہے بیچ میں [illegible] آدمی [illegible] جغرافیہ [illegible] بالکل [illegible] ہے ذرا وضاحت سے بیان کیجئے بلاد قدیم [illegible] کا تصحیح اور [illegible] [illegible] اپنے [illegible] فرنگستان کے نام سے موسوم کرکے تمام ملک مصر [illegible] قبضہ [illegible] کے [illegible] موجود ہیں جغرافیہ [illegible] کر لیے آخر مصر [illegible] عرب [illegible] افریقہ [illegible] [illegible] گیا [illegible] گوشت اور [illegible] وغیرہ وغیرہ [illegible] جنوبی کیپ کالونی [illegible] آرنج فری سٹیٹ [illegible] ٹرانسوال [illegible] نجیبا [illegible] اور [illegible] افریقہ کہتے ہیں [illegible] کیفیت ٹرانسوال کی بیان کرتا ہوں یہ ملک کیپ کالونی [illegible] دریائے وال [illegible] دریائے [illegible] آرنج فری سٹیٹ [illegible] مقبوضات [illegible] کے وسط [illegible] ٹرانسوال [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] شہر [illegible] اور حال [illegible] تاریخ [illegible] دریائے آرنج کی [illegible] خطہ [illegible] بربادی [illegible] دریائے وال کے [illegible] انگریزی [illegible] فائدہ ہے انگریزی [illegible] ٹرانسوال کہتے ہیں اسکا [illegible] [illegible] سلطنت [illegible] اصل [illegible] جنوبی کا [illegible] ملک [illegible] قوم [illegible] آباء و اجداد [illegible] [illegible] ایک [illegible] اصلی [illegible] آباد [illegible] تھی [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] [illegible] برٹش [illegible] جھیل [illegible] کی [illegible] [illegible] آبادی اور جزیرہ [illegible] اور [illegible] کی [illegible] آباد [illegible] [illegible] بعض [illegible] سال [illegible] [illegible] قبضہ [illegible] [illegible] آبادی تھی [illegible] برٹش [illegible] حکومت [illegible] ایک جماعت [illegible] آرنج میں [illegible] آباد [illegible] آرنج فری سٹیٹ [illegible] دوسری جماعت [illegible] ٹرانسوال [illegible] سلطنت کی بنیاد [illegible] قوم [illegible] آباد [illegible] کیپ کالونی [illegible] [illegible] ٹرانسوال کی ترقی [illegible] پریسیڈنٹ [illegible]

در حکومت [illegible] شروع [illegible] صاحب [illegible] خدا [illegible] قوم کی [illegible] بیان [illegible] شخص [illegible] قوم [illegible] زمانہ [illegible] موقع [illegible] سکول کی [illegible] نام [illegible] زبان انگریزی [illegible] ملکی [illegible] جب [illegible] [illegible] انگریزی [illegible] [illegible] اثنا راہ میں [illegible] [illegible] خلاف [illegible] [illegible] اس [illegible] تمام قوم میں [illegible] قوم کا [illegible] آزاد [illegible] [illegible] خیال کیا جاتا ہے [illegible] برطانیہ کی [illegible] ٹرانسوال کا پریسیڈنٹ [illegible] کوئی قوم بھی ترقی نہیں کرتی [illegible] برٹش [illegible] [illegible] سال [illegible] ضرور کامیاب ہوگا [illegible] اگر [illegible] قوم کا [illegible] آباد [illegible] ترقی [illegible] [illegible] برطانیہ اپنی قوم کی طرفداری [illegible] [illegible] بعض کا خیال ہے [illegible] ٹرانسوال کو برطانیہ کے دائرہ سے باہر [illegible] برطانیہ اپنے حق [illegible] کی ہے اگر [illegible] [illegible] سرکار [illegible] [illegible] نو آبادی [illegible] اپنی خاص [illegible] انگلش نو آبادی [illegible] میں [illegible] شفقت [illegible] کی جان [illegible] تیاری جنگ [illegible] ہے انگلش فوج کی [illegible] ابھی تک [illegible] بھی [illegible] [illegible] جنگی [illegible] انسان قربانی [illegible] [illegible] کے مقابلہ [illegible] تمام برٹش نو آبادی [illegible] سے [illegible] [illegible] جرأت [illegible] [illegible] کام نہیں لیا جائیگا [illegible] ضرورت [illegible] مصر وغیرہ میں [illegible] کام [illegible] اور [illegible] فوج [illegible] کارزار میں بھیجی جائیگی [illegible] سلطنتوں کا [illegible]

وسیع پیمانہ پر ایسی ہمسایہ کو مقابلہ پر ہندوستانیوں کو کم ملا ہا معید
خیال کیا گیا ہو یہی فتح و تدبیر سارے ہند کی دنیا طلبی آزمایا گیا تھا
دنیا دیکھتی کہ آخر جاودت کی یہ بار کیسے شخص فتح کر پائیں اتنے کامل کیسے
وہیں بہتر ہو ناظر ہو دن حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو کالی کے
(کلکتہ) لیجا ہیئے ہیں معہ دوست احباب قدر الامساوا فسر العہد وغیرہ

سال میں جاتے ہیں اور اس وقت کر رفادری کی کسی قدر برکت اور خدا انخواستہ
یہ کام آج تو خود حضور پر نور دال (دو ماہ) پیا ہنگام اور پیچ رہا ہے
قبضہ و اقتدار کر دیگر سے فرماتے سو کو دلاوری کی مگر بے کر ہیں دھم سو گز پر پھنکا
جو کام لیا ہے وہ درستی سے ہو گا اگر حضور نیا ساز ہی مزاج سے مجبور رہتے تو
بہتر وقت جہاں راجہ پرتاب سنگھ جودھپور تجربہ کار ہیں سرحد کی لڑائی کا مزا

پچھلے پڑے ہیں اور کیا عجب ایسی نیت ہو جو اہمیت کی نو جانا ہو یورپ فرنگی
ہیں۔ کیوں نہیں معہ افواج موجود ہیں سپاہی میدان میں جا موجود ہوتے ہیں
راجپوت تو ان شاہ افریقہ کی ہوا بھی نہیں کھائی ہو گی میر کی سیر تو ان شہر کا تماشا ہے
افسوس ہے اب بار ہی ہمارا شاہ اچھی کوچ بہار کا نام درخواست دہندہ میں
اول رہا اگر اول نہیں تو دوم ہی سہی۔ بہادر رد جو کو نہیں خیر وقت جب
آئیگا دیکھا جائیگا فہرست جنوبی افریقہ کا
نقشہ تو سامنے کھینچ کر پرا دیا جاتا ہے
ہماری فوج ظفر موج کس طرف دشمن پر
حملہ کریگی خواہ جب دیکھیں نقشہ یہ ہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیونکر
ہماری فوج دن بہ دن رونق پر پہنچے
اُڑ جائیگی۔ کیا بندی اور کیا تدبیر کا پڑ رہا اگر
لڑنا ہو ایک دستہ فوج کا کافی ہے ایک جنرل جاتا اور
ہار جاتا ہی سیدھا گر دیا ہو کر بیٹھے تماشا کر
اٹھا ہار جاتا ہے کیونکہ ذلت پر اتفاق اور
ورنہ کوئی صورت نہیں جو وہ بہر حال جیت لے
لنکا بھی سو گز کا سادہ و نادر دو تماشا ہو اس لڑائی کی
ایک بات قابل غور ہے کہ یہ سنگریزہ کیسے زور پکڑ
سو گز نے جلا ہے جو ہم لوگ کی معشوق کی بس
پردہ زنگار میں۔ اگر کہیں پردہ کو پرانی امریکا
یا کسی یورپین طاقت سے آسمان اٹھا ہے تو ہمارا تو یہی
انشاء اللہ انگلستان کو ہر دشمن سخت کا مقابلہ
ہوا جی کرنا ہو گا کر کر ہر فتح اور شکست کی کنجی اللہ
کے ہاتھ ہے اور وہ جو ہمارا کام مسلمانوں کی التجا کرنا
ہے تو ہم کیوں نہ فتح کی امید کریں جبکہ دو
مسلمان رعایا دعا گو ہی تو مر جائیں ہی ہیں
کہ ہم سچائی کہتی کہ ایک شخص جوان اٹھا ہیا کرنا
ترقی کی جو دماغ بانٹ جاتے ہیں جسکا جواب
جیا گیا اور درد و دوچار لڑکھڑ تکین جو
جو منہ ضرور سر کا ایسے میں تو سچ ہوا دا
پر تو منفعت کی مشتہر رہا دن کا جلد ہی مشتہر ہے



جاسوسونکی رپورٹین

دردہ گجرات مین سرکار بنانیکی تجویز دو سال سے زیر تجویز تھی اب آخرکار فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔ دردہ کے جاگیرداروں کو سالانہ وظیفہ مین ۲ ہزار روپیہ سالانہ معاوضہ دیا اور وہ خود بیکار وہ تم خود مختار رہینگے۔

جونا گڑھ ریاست مین گومتی مرتضیٰ علی نے جلسے مین کی سرشتہ لگانداری پر اہتمام کا انعام مشتہر کیا گیا۔

ہزرو سی افسرین دو سے ایشیا کمشنر ہے جو جاپان سے ہندوستان آئینگے۔ مسٹر ینگ کمشنر جاپان کے بعض یونانی افسر نے بھی دو دون روسی افسرون کو شملہ مین مدعو کیا اور یہ بھی شملہ سے قبول کیگئی ہے۔

راولپنڈی کے مقدمہ قتل مین کا فیصلہ ہو گیا۔ دو ملزم بری ہو گئے لیکن قتل کا الزام ثابت نہ ہوا صرف کو دو سال قید سخت کی سزا ملی باقی رہا کئے گئے۔

مسٹر فی گمبر کا ربجارہ اسام ایک کے قتل کے الزام سے بری ثابت ہوا عدالت نے کہا کہ اس پر جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے انہون نے کسی کو قتل نہین کیا۔

عدالت رنگون سے جو ان مقدمہ سخت رہا ہو گئے لیکن عدالت نے تمام رجسٹ کو مشتبہ جو دیگر داخل کی ایک اخبار دریافت کرتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ساری رجسٹ ملازمت سے برطرف کی گئی جبکہ مشتبہ ہو چکی ہے۔

ناگپور مین قواعد طاعون نرم کیے گئے۔ مریض کا ہسپتال مین لیجانا مریض کی مرضی پر رکھا گیا اور سگریگیشن بھی خلاف مرضی نہوگا۔

حضور والیسرائے نے بوجہ قحط دورہ راجپوتانہ کا ارادہ فسخ کیا۔

دردہ گجرات مین سرکار بنانیکا فیصلہ مقامی اقوام کو بھی کیا اور معاوضہ ملکیت علاوہ وظیفہ کے پائین گے۔

ہندوستان سے جو گورہ فوجین روانہ ہوئین اور اب تک ہندوستان کو جا رہی ہین تاریخ روانگی سے تصفیہ تک انکی تنخواہین برٹش خزانہ پر پڑینگی۔

بنگال ڈھاکہ ریلوے کی کشتی ٹسٹہ ندی عبور کرتی ہوئی طوفان مین الٹ گئی۔ منیجر ریلوے اور انجینیر اور سب ٹسٹنڈنٹ اور دو یورپین کاشتکار اور ۲۳ ملاح مین سب غرق ہوگئے صرف ایک ملاح بچا ہے۔

گجرات مین ایک گورہ شراب مین بدمست تھا فرشتہ خوف کے لیے ۱۰۰ فٹ کی بلندی سے گر کر مر گیا۔

لکھنؤ مین مشہور کرمچی جیبی بھون گرائی جائیگی نواب علیقدر کی وسیع عمارت نیلام ہوگی۔

بنارس مین ایک نوزائیدہ لاوارث بچہ پایا گیا جسکا پتہ لگ گیا ایک برہمن پجاری اور ۱۶ سالہ برہمنی ماخوذ ہین لڑکی کا باپ لڑکی اور پجاری حوالات مین ہین۔ لڑکی لاعلمی ظاہر کرتی ہے۔ یہ لوگ ۲ ہزار کی ضمانت پر چھوٹے ہین۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کی کوٹھی کے دروازے مقابلہ کیا پجاری کا سکا چیلا ہے۔

بنارس مین غلام پہلوان امرتسری کا عظیم الشان دنگل ہوا۔ رامپوری پہلوان مسمی کتا ہنواز کو آنا فانا پچھاڑا۔ دس ہزار سے زیادہ خلقت تھی۔ یورپین بھی ٹکٹ لیتے تھے۔ ریزیاں بچھین ۔ دنگل ۲ ہزار روپیہ انعام پایا ہے۔ دنگل کے منتظمین کو ٹکٹون سے دس ہزار روپیہ سے زیادہ آیا صرف ایک بچہ ہوتی

سنٹرل ہندو کالج بنارس کیلئے مرزاپور مین جلسہ ہوا راجہ نر سندر لال خان بہادر نے ایکہزار روپیہ دیا ہے۔

تحصیل لاہور کے تھانہ چونگ مین ایک عورت کی لاش بسر اور ہاتھ کٹی ہوئی نہر مین سے نکالی گئی۔

منی پور مین ابتک ۶ زلزلے بڑا پارسل ڈاکخانہ مین بھجا باہر بکم اکال سے ہ قید اٹھا دیگئی۔

لکھنؤ کے ایک بنگالی بابو مسٹر جوتیندر ناتھ نے برچی مجسٹریٹ گیکوار بڑودہ کی جنگی خدمت مین داخل ہوئے۔

امیر کابل نے ہندوستانی بیوپاریون کیلئے سرکاری ہنڈیان جاری کین کابلی روپیہ باہر نکلیگا۔

امیر صاحب نے حکم دیا کہ ہر سپہ نجات کی دو دو افتادہ فوجین کابل آئین اور یہان تربیت پائین۔ بجائے ان فوجون کے کابل سے تازہ فوجین ان چھاؤنیون کو بھیجی جائینگی جو فن جنگ مین ماہر ہین۔

کابل کا آڑھتی مسمی شمس الدین قید کیا گیا ۴۰ ہزار غبن کا الزام ہے۔ سمندر خان کو نیا آڑھتی مقرر کیا۔

امیر کابل نے کافرستان مین وعظ کیلئے ملان بھیجے تھے۔ وہان ہردلعزیز ہوسکے اور واپس بلائے گئے کافرہ عورتون سے بیاہ کر بیٹھے جن جن نے ایسا کیا وہ سب ملان واپسی پر قید کیے گئے ہین حکام جلال آباد کو حکم آیا کہ نئے ملا کافرستان مین بھیجے۔

کشمیر مین امسال ایسی خشکسالی کبھی نہوئی تھی۔ پانی نایاب ہے لوگ حیران ہین۔

جالندھر سے بھی زلزلہ کی خبر آئی۔

طاعونی شکار

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۸	۱۳	۱۰۳
۲	۲۱	۱۶	۱۱۲
۳	۱۳	۸	۱۰۴
۴	۱۴	۱۱	۱۱۹
۵	۱۰	۲۲	۱۱۶
۶	۲۳	۲۱	۱۱۳
۷	۲۳	۱۴	۱۱۸

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔